رسالہ اصول حدیث (قلمی)

ڈاکٹر آم سلمٰی گیلانی ☆

دین اسلام میں قرآن حکیم کے بعد علم الحدیث دوسری دلیل قطعی اور حجتِ شرعیہ ہے۔ نیز علمائے اُصولِ فقہ کے نزدیک بھی نص قطعی میں دوسرے مقام کی حامل ہے۔ کتاب وسنت دونوں دین اسلام کی بنیادی اساس اور راہ ہدایت دکھانے والی نورانی مشعلیں ہیں۔ حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس نور ہدایت اور صراط مستقیم بایں معنی ہے۔ کہ آپ ﷺ نے قرآنِ حکیم پر عمل پیرا ہو کر صراط مستقیم اور منزل مقصود کا تعین فرمایا اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس اعتبار سے کتابِ مبین کی تشریح، توضیح اور تفسیر کا بیان کلی طور پر آپؐ کے سپرد فرمایا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل علیهم (۱)

(آپ پر قرآن حکیم اس لیے اتارا کہ آپ لوگوں کے لیے اس کی شرح وتوضیح فرمائیں)

اس لیے قرآن حکیم نے آپؐ کی اطاعت وپیروی کو ہمارے لیے امر وجوبی قرار دیا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

من یطع الرسول فقد اطاع الله (۲)

جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔

وما اتاکم الرسول فخذوه ومانهاکم عنه فانتهوا (۳)

اور (دین اسلام کے متعلق) جو کچھ جناب محمد رسول اللہ ﷺ تمہیں دیں وہ لے لو اور جن باتوں کے کرنے سے منع کریں پس اس کے کرنے سے رک جاؤ۔

حدیث جیسا کہ معلوم ہے اسلامی علوم کا دوسرا ماخذ ہے چنانچہ اس کی اہمیت کے پیش نظر علماء اسلام نے اس کی حفاظت کے لیے خاص اہتمام کیا اور "علم اصول حدیث" وضع کیا۔

یہ علم اپنی ابتدائی تین صدیوں میں اسی طرح مدون صورت میں نہ تھا جیسا کہ آجکل کتابی شکل میں موجود ہے نہ اصول حدیث کی باقاعدہ شکل تھی اور نہ ہی اس میں کوئی مستقل تصنیف تھی۔ اگرچہ حدیث کو قبول اور رد کرتے وقت

☆ اسسٹنٹ پروفیسر جناح کالج برائے خواتین پشاور، یونیورسٹی

بہت ہی احتیاط اور کوشش کے ساتھ چھان بین کی جاتی تھی، جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ علوم حدیث کی جملہ انواع کو جمع کر کے ایک کتابی شکل میں پیش کیا جائے تو یہ طریقہ چوتھی صدی ہجری کے نصف میں جاری ہوا۔

علامہ ابن حجر العسقلانی (۵) لکھتے ہیں کہ اصطلاح اہل حدیث میں بہت سی کتابیں آئمہ قدیم نے لکھیں، پس سب سے پہلے مصنف جنہوں نے اس فن پر کتاب "المحدث الفاصل" لکھی وہ قاضی ابومحمد الرھرمزی تھے (۶) آپ کے بعد ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری (۷) کی کتاب "معرفۃ علوم الحدیث" اس فن پر جلیل القدر تصنیف ہے (۸) امام حاکم اس کے مقدمے میں لکھتے ہیں۔

"مجھے ایک ایسی مختصر کتاب تصنیف کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی جو علوم حدیث کی انواع واقسام پر مشتمل ہو اور جو طلباء حدیث اور کاتبین حدیث کے لیے ضروری ہے (۹)

علامہ ابن خلدون رقم طراز ہیں۔

"علوم حدیث میں لوگوں نے متعدد کتابیں لکھیں ہے لیکن اس فن کے یگانہ، روزگار آئمہ وعلماء فحول میں ابو عبداللہ حاکم ہیں ان کی کتابیں مشہور ہیں آپ نے اس فن کو باقاعدہ مرتب ومہذب کیا اور اس کے محاسن اچھی طرح منقح اور نمایاں کیے ہیں) (۱۱)

حاجی خلیفہ لکھتے ہیں۔

"اس فن کی جانب سب سے پہلے ابوعبداللہ حاکم نے اعتناء کیا۔ اس کے بعد علامہ ابن الصلاح نے "علوم الحدیث" کے نام سے بڑی اہم اور قابل ذکر کتاب لکھی جو مقدمہ ابن صلاح" کے نام سے مشہور ہے اس میں آپ نے بعض انواع کا مفید اضافہ کیا ہے لیکن حاکم کی حیثیت متقدم ومتبوع کی ہے اور ابن صلاح آپ کے تابع ہیں۔ انہوں نے اکثر چیزیں حاکم کے حوالے سے لکھی ہیں۔ (۱۲)

اس تفصیل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس موضوع پر یہ دوسری باقاعدہ اور پہلی مکمل وجامع کتاب ہے جو پانچ اجزاء اور باون انواع پر مشتمل ہے۔ اس میں مصنف نے حدیث کے اسناد ومتون وغیرہ کو گوناگوں انواع واقسام اور راویوں کے مختلف درجات وطبقات ان کے مراتب اور اصول حدیث کے مسائل پر سیر حاصل اور عمدہ بحثیں کی ہیں (۱۳)۔

ابونعیم اصفہانی (۱۴) نے امام حاکم کی تصنیف مستخرج لکھی (۱۵) جس میں مزید مسائل کو آسان کر کے حل کیا گیا۔ لیکن کچھ آنے والوں کے لیے بھی چھوڑ دیا۔ جبکہ خطیب بغدادی (۱۶) نے علم الحدیث کے فنون میں سے شائد ہی کوئی ایسا فن ہوگا جس پر کوئی تصنیف نہ کی ہو بلکہ آنے والوں نے آپ کے علم سے استفادہ کیا۔ گویا کہ آپ آخر

المتقدمین اور اول المتاخرین علماء میں سے ہیں ۔ آپ نے اس فن عظیم میں قوانین روایت کو سامنے رکھتے ہوئے "الکفایة فی معرفت اصول الروایه" جبکہ آداب روایت پر "الجامع آلاداب الراوی والسامع" لکھی (۱۷) آپ کے بعد کچھ لوگ ایسے گزرے ہیں کہ جنہوں نے اس موضوع پر لکھا جس میں قاضی عیاض (۱۸) کی "الالماع (۱۹) ایک عمدہ اور گرانقدر کتاب ہے اور ابو حفظ المیاں جی (۲۰) کی تصنیف "مالا یسع المحدث جهله" تحریر کی ۔ پھر مشہور و معروف حافظ فقیہہ ابو عمر عثمان بن صلاح کی کتاب "مقدمہ ابن الصلاح (۲۱) مشہور و معروف ہے۔ ان لوگوں کا شمار ہی نہیں کہ جنہوں نے اس کو منظوم کیا۔ اس کا خلاصہ تحریر کیا اس پر استدراک لکھا اور تنقید کی ۔ حافظ زین الدین عبدالرحیم ابن الحسین عراقی (م ۸۰۵ھ) نے منظوم کیا جس کا نام "نظم الدرر فی علم الا ثر" ہے اس کتاب کی بھی ہر دور میں شروح لکھی گئی ۔ جناب السید الشریف الجرجانی (م ۸۱۶ھ) نے المختصر مصطلح اہل الاثر" تحریر کی (۲۲) اس فن لطیف پر شہاب الدین احمد ابن حجر العسقلانی (م ۸۵۲ھ) کی تصنیف نخبۃ الفکر فی مصطلحات اہل الاثر" مفید اور جامع متن ہے جس کی شرح آپ نے خود کی ۔ نزهة النظر فی توضیح نخبة الفکر" کے نام سے تحریر کی ۔ جناب سید ہبۃ اللہ المعروف بہ شاہ میر گجراتی (م ۱۰۰۵ھ) نے تمام اقسام حدیث کو نہایت ہی سلیقہ سے جمع کیا اور کتاب کا نام سودمند رکھا (۲۳) امام الہند شاہ عبدالحق محدث دہلوی (۱۰۵۲ھ) نے مشکوۃ المصابیح پر مقدمہ فی بیان بعض مصطلحات علم الحدیث تحریر کیا جس میں احادیث کے تمام مباحث پر بطور متن بحث کی ۔

علم اصول حدیث کے اس تاریخی پس منظر کی روشنی میں محدث کبیر حضرت شاہ محمد غوث بن ابوالبرکات سید حسن قادریؒ کی خدمات ایک گراں بہا خزینہ ہیں ۔ شیخ الہند حضرت عبدالحق محدث دہلویؒ اور آپ کی اولاد امجاد اور شاگرد، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ، شیخ احمد سرہندیؒ کی اولاد اور شاگرد، امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ آپ کی اولاد اور شاگرد نیز دیگر علماء حدیث برصغیر پاک و ہند میں علم حدیث کی اشاعت و ترویج کر رہے تھے ۱۱۳۸ھ ۱۷۲۵ء میں افغانستان کی فقیہانہ فضا میں کابل کے مضافہ پشاور میں فخر المحدثین حضرت شاہ محمد غوثؒ المتوفی ۱۱۷۳ھ ۱۷۵۹ء اسی علمی شان و شوکت کے ساتھ مسند حدیث پر جلوہ افروز نظر آتے ہیں ۔ آپ نے شرح صحیح بخاری کی ابتداء میں سب سے پہلے علم اصول حدیث پر ایک جامع اور مختصر رسالہ تحریر کیا (۲۵) جو اپنے اندر تمام علم الحدیث کے قواعد و ضوابط کو سمیٹے ہوئے ہے اور طالبان علم حدیث کے لیے ایک مکمل رہنما ہے اس رسالے کا ایک قلمی نسخہ اسلامیہ کالج یونیورسٹی آف پشاور کی لائبریری میں موجود ہے جس کا ذکر فہرست اللباب المعارف عدد مسلسل ۴۳۹ پر سات رسائل کے مجموعے میں کیا گیا ہے۔ تیسرے نمبر پر رسالہ ہذا کا ذکر ہے کہ یہ رسالہ اصول حدیث حضرت شاہ محمد غوثؒ کی تصانیف میں سے ہے

اس کے کل چار ورق ہیں نفس مضمون سات صفحات پر مشتمل ہے آخری صفحہ یعنی آٹھواں خالی ہے جس پر ہندی ورق کے نمبر دیئے گئے ہیں ہر صفحے کا طول ۱۹ انچ اور عرض ۱۴ انچ ہے پہلے صفحے پر کل سترہ سطریں ہیں جبکہ دوسرے تیسرے، چوتھے پانچویں اور چھٹے صفحے پر بیس سطریں ہیں۔ رسالے کے آغاز میں پہلے صفحے کے اوپر والے حصے میں دائیں طرف حافظ احمد قادری کی مہر لگی ہوئی ہے اور اس پر ۱۱۸۱ ہجری درج ہے صفحہ نمبر ۷ پر جہاں رسالہ ختم ہوتا ہے لکھائی کے نیچے بائیں طرف حافظ احمد قادری ہیں کی مہر لگی ہوئی ہے اور اس پر بھی یہی تاریخ درج ہے۔

رسالہ کی ابتداء

الحمد الله الذی میز الحدیث صحیح من غیرہ بالمحدثین

اختتام رسالہ

تمت الرسالة فی علم اصول الحدیث فی تصنیفات شاہ محمد غوث بن سید حسن بشاوری

رسالہ کا خط چھوٹے قلم کا اور خوشخط ہے کالی سیاہی استعمال کی گئی ہے اور لفظ فصل سرخ سیاہی سے لکھا گیا ہے جو مختلف مقامات پر سرخ سیاہی میں موجود ہے۔

اس کے ماسوا کئی دوسرے قلمی نسخے بھی پائے جاتے ہیں جن میں ایک قلمی نسخہ جناب پروفیسر اقبال مجددی نے سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی کو تحفہ دیا جو کہ شاہ محمد غوث اکیڈمی کے کتب خانے میں موجود ہے۔ رسالہ ہذا کا قلمی نسخہ جناب عبدالمالک خان ساکن کا فورڈھیری ضلع پشاور کے پاس بھی موجود ہے ایک قلمی نسخہ جناب مقبول شاہ صاحب یکہ توت پشاور شہر کے پاس بھی موجود ہے۔ جس کی نقل جناب سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی کے پاس موجود ہے۔ حضرت شاہ محمد غوث اپنے ماحول پر علمی نقطہ نگاہ سے عمیق نظر رکھتے تھے اسی لیے آپ نے محسوس کیا کہ برصغیر کے اس حصے میں علماء محدثین، علم الحدیث پڑھانے میں تساہل سے کام لے رہے ہیں۔ لہذا آپ نے حد درجہ اہم اور موزوں قدم اٹھایا اور رائج الوقت زبان فارسی میں صحیح بخاری اور اصول حدیث کا عام فہم سلیس ترجمہ وتشریح تحریر کی تاکہ لوگ احادیث پڑھنے کی طرف متوجہ ہوں۔ محدث کبیرؒ اسی سبب کو اپنے رسالہ میں بیان کرتے ہیں۔

وقد صنف فیھا کتب کثیرة لکن لما شاھدت تکاسل الناس عن مطالعتھا اردت ان اکتب رسالة مختصرة مشتملة لمالا بدلطالب العلم منه (۲۶)

اگر چہ اس سلسلے میں بہت سی تصانیف موجود ہیں لیکن جب میں نے یہ مشاہدہ کیا کہ لوگ ان کے مطالعے میں تساہل کرتے ہیں تو میں نے ارادہ کیا کہ ایک مختصر مگر جامع رسالہ لکھوں جو حدیث کے طالب علم کے لیے انتہائی ضروری امور پر مشتمل ہو۔

رسالہ ہذا چھ فصلوں پر مشتمل ہے سب سے پہلے حدیث، سند، اسناد، متن الحدیث، مرفوع، موقوف مقطوع واثر متصل، مسند منقطع، تعلیق، مرسل معضل مدلس، مضطرب اور مدرج المتن پر بحث کی گئی ہے۔

فصل فی تقسیم الحدیث بحسب کمیته الرجال کے تحت لکھتے ہیں۔

جان لو کہ حدیث کی روایت کرنے والے اتنے کثیر تعداد میں ہوں کہ ان کا جھوٹ پر اجتماع یا ان سے بغیر ارادے اتفاقاً جھوٹ کا وقوع پذیر ہونا فطری طور پر عقل کے نزدیک محال ہو۔ اور یہ کثرت اول سے آخر تک برابر رہے نیز روایت حس وعقل کے خلاف نہ ہو تو وہ لفظی اور معنوی دونوں حیثیت سے حدیث متواتر کہلاتی ہے جیسے اوقات معینہ میں نماز پنج گانہ کی حدیث اور تعداد رکعت، قرآن پاک کا مصحف آسمانی ہونا، پس حدیث قولی متواتر اللفظ والمعنی بہت کم ہیں جیسے حضور ﷺ نے فرمایا" جس نے قصداً میرے متعلق جھوٹ بولا اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنایا" یہ روایت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جم غفیر سے مروی ہے۔ جس میں عشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں۔

فصل فی تقسیم الحدیث باعتبار الکیفیة

اس فصل میں اقسام حدیث کی کیفیت بیان کی ہے جیسا کہ آپ لکھتے ہیں کیفیت کے لحاظ سے حدیث کی صحیح، حسن اور ضعیف قسمیں ہیں۔ نیز **صحیح لذاته صحیح لغیره ، حسن لذاته ، حسن لغیره ، معلل ، شاز ، محفوظ ، منکر ، معروف مطعون وغیره**

فصل اسباب القادحة للصحة وکون الحدیث مطعونا

جان لو کہ عیب یہ ہے، راوی پر جھوٹ، تہمت، غلطی فحش، غفلت اور فسق کا الزام ہو وہ بطور تو ہم یا خلاف ثقہ روایت کرلے یا اس کی جہالت سے تعدیل وتخریج ظاہر نہ ہوئی یا بدعت پائی جائے یعنی سنت نبوی ﷺ کا اعتقاد کے خلاف بطور معاندہ نہیں بلکہ غلط فہمی کے طور پر ہو۔ علاوہ ازیں موضوع، متروک، منکر، معلل، مدرج المتن، مقلوب، مضطرب، مصحف، شاز اور مختلط کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

فصل "اعلم ان کل حدیث روی باسناد" کے ضمن میں آپ لکھتے ہیں۔ جان لو کہ ہر حدیث جو اسناد کے ساتھ مروی ہو اور اس کے موافق ہی انہیں اسناد سے دوسرے راوی نے روایت کی، اسے متابع کہا جاتا ہے جیسے فلاں نے فلاں کی پیروی کی، متابعت سے تقویت اسناد ہوتی ہے۔ متابع تابع سے قوی ہوتا ہے اگر متابع لفظ اور معانی دونوں میں موافق ہو تو اسے نحوہ کہتے ہیں۔ شرط متابعت یہ ہے کہ وہ دونوں ایک ہی صحابی سے روایت کریں، اگر ان میں سے ہر ایک صحابی نے دوسرے تنے روایت کی تو اسے شاہد کہا جاتا ہے جیسے کہتے ہیں کہ اس کے شواہد ہیں اور فلاں حدیث شہادت دیتی ہے اگر متابعت اول اسناد میں ہو یعنی شیخ الراوی ایک ہی ہو تو یہ متابعت کاملہ کہلاتی ہے جبکہ متابعت اول

میں نہ ہو بلکہ بعد میں پائی جائے تو اسے متابعت ناقصہ کہتے ہیں۔

فصل موضوع روایت کے متعلق لکھتے ہیں۔

" جان لو کہ عالم کے لیے موضوع روایت نقل کرنا حلال نہیں، سوائے اس کے اس کا موضوع ہونا بھی ساتھ ہی ساتھ بیان کر دیا جائے روایت کا موضوع ہونا وضع کرنے والے کے اقرار سے سمجھا جاتا ہے یا اس کے الفاظ ومعانی کی رکاکت سے ظاہر ہوتا ہے یا اس کا مخالف شرع ہونا ثابت کرتا ہے مثلاً قرآن، سنت متواترہ یا اجماع قطعی کے خلاف ہو یا اس قدر خلاف عقل ہو کہ اس کی کوئی تاویل ہی نہ ہو سکے جیسے عکرمہ نے ابن عباس سے فضائل قرآن میں سورت کے بعد سورت وضع کی ہے اس نے کہا جب میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ قرآن سے گریز کرتے ہیں اور ابو حنیفہ کے فقہ میں دلچسپی بڑھ رہی ہے تو میں نے ثواب کے لیے یہ احادیث وضع کیں۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ بیضاوی اور کشاف کے مفسرین نے موضوع روایتیں لکھ لیں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ نقل بالمعنی میں احتلاف ہے بعض نے منع کیا ہے اور بعض جائز سمجھتے ہیں اور اکثر کی رائے یہ ہے کہ جو الفاظ ومقاصد کا علم نہیں رکھتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ اس سے معنی میں کیا خلل ہوگا اس کے لیے روایت بالمعنی جائز نہیں بلکہ جو لفظ سنا ہے اس کا ہی تعین ہونا چاہیئے اگر اس کا علم رکھتا ہو تو اس کے لیے حدیث، فقہ اور اصول فقہ کے علماء نے منع کیا ہے اور کہا ہے کہ روایت کی نقل اس کے لفظوں میں ہونی چاہیئے بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ حدیث نبوی ﷺ کے سلسلے میں ناجائز، علاوہ اس کے جائز ہے جمہور سلف وخلف کے نزدیک تصنیفات کے علاوہ جائز ہے۔

فصل فی بیان تاریخ وفاة المجتهدین والمحدثین

اس فصل کے ضمن میں آپ لکھتے ہیں جان لو کہ امام ابو حنیفہؒ نے بغداد میں ۱۵۰ھ میں وفات پائی جبکہ آپ کی عمر ۷۰ برس تھی اور امام مالک نے مدینہ منورہ میں ۱۹۹ھ میں وفات پائی جبکہ آپ کی پیداءش ۹۱ تا ۹۷ھ کے درمیان بتائی جاتی ہے امام ابو حنیفہ ولادت اور وفات دونوں میں امام مالک سے مقدم ہیں امام شافعیؒ نے مصر میں ۲۰۴ ھ میں وفات پائی اور ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے امام احمد بن حنبل ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۴۱ھ میں بغداد میں وفات پائی امام بخاری حلب میں جمعہ کے روز ۱۳ شوال ۱۹۴ھ پیدا ہوئے وار عید الفطر کی رات ۲۵۶ھ میں بمقام بخارا وفات پائی۔ امام نسائی کی وفات بمقام مکہ ۳۰۳ھ میں ہوئی جبکہ امام دار قطنی ۳۰۶ھ میں پیدا ہوئے اور بغداد میں ذوالحجہ ۳۸۵ھ میں وفات پائی۔

شاہ محمد غوثؒ نے اسی فصل پر اپنے رسالے کا اختتام فرمایا اور اسی کے بعد شرح صحیح البخاری فارسی زبان میں تحریر کی اس شرح کے تین پارے جو ۱۰۰۶ اصفحات پر مشتمل ہیں ترجمہ فارسی الشکل خط میں کیا گیا ہے جبکہ صحیح بخاری کی

عبارت عربی الشکل ہے اور پہلے پارے کے اختتام پر تاریخ ۱۱۳۸ھ لکھی ہوئی ہے ۔ یہ قلمی نسخہ جناب سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی کے کتب خانے میں موجود ہے اور اسکی ایک نقل ۱۲۷۸ھ کی تحریر پشاور یونیورسٹی کی لائبریری میں موجود ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱) النحل ١٦ـ٤٤

۲) النساء ٤ـ٨٠

۳) الحشر ٥٩ـ٦٧

٤) وهو علم بقوانين يتعرف بما السند والمتن من صحة و صنف و علو و نزول وغير ذالك جواهر الاصول فی مصطلح احاديث الرسول صفحه ۳ شيخ الحديث ابو عبيد مولانا عبدالرحمن مطبوعه اشرف المجلس العلمی چار سده ۱۹۷۰ء علم اصول روایت ایک ایسا علم ہے جس میں روایت حدیث کی حقیقت اس کے شروط ا،نواع واحکام، راویوں کے احوال اور شروط مرویات کی اقسام اوران کے متعلقات سے بحث کی جاتی ہے۔اس علم کو مصطلح الحدیث بھی کہتے ہیں اس علم سے پتہ چلتا ہے کہ احادیث کونسی مقبول ہیں اور مردود کونسی ہیں تاریخ حدیث صفحہ ۲۵ الاستاذ محمد زہراء مترجم پروفیسر غلام احمد حریری مطبع مسلم پرنٹنگ پریس لاہور۔

۵) حافظ ابن حجر عسقلانی کا اسم حافظ شہاب الدین احمد بن علی العسقلانی المشہور بہ ابن حجر عسقلانی ہے التوفی سنتہ ۸۵۲ ہجری اثنین وخمسین وثمانمائۃ وشرحہ المسمی بنزہتہ النظر فی توضیح نخبتہ الفکر حاجی خلیفہ کشف الظنون ج ۶ ۱۹۳۶ء

۶) قاضی ابو محمد الرھرمزی کا نام الحسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد ہے جواہر الاصول فی مصطلح احادیث الرسول عبدالرحمٰن۔

۷) محمد نام ابوعبداللہ اور ابن ربیع کنیت اور حاکم لقب ہے نسب نامہ اس طرح ہے محمد بن عبداللہ بن حمدویہ بن نعیم بن حکیم ، وفیات الاعیان ابن خلکان ج ۲۸۴۲ تاریخ بغداد خطیب بغدادی ج ۵ ۴۱۳ ضیاء الدین اصلاحی تذکرہ المحدثین مطبع معارف اعظم گڑھ ۱۳۹۷ ہجری ۱۹۷۷ء۔

۸) حاشیہ نزهة النظر ابن حجر العسقلانی مطبع فاروق دهلی ۱۲۹۵ھ جواهر الاصول فی مصطلح احادیث الرسول مولانا عبدالرحمن ص ۳۔

۹) مقدمہ حاکم ابوعبداللہ حاکم اص ۲ مترجم مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری معارف حدیث ۴۳ـ۴۴ ادارہ ثقافت

اسلامیہ لاہور۔

۱۰) مقدمہ ابن خلدون ص ۴۸۵۔

۱۱) کشف الظنون، حاجی خلیفہ ج ۲ ص ۱۲۹۔

۱۲) تذکرہ المحدثین ضیاء الدین اصلاحی ج ۲ ص ۱۴۰۔

۱۳) وفیات الاعیان علامہ ابن خلکان ج ۱ ص ۵۷ تذکرۃ المحدثین ضیاء الدین اصلاحی ج ۲ ص ۲۲۱۔

۱۴) تاریخ حدیث ومحدثون مترجم غلام احمد حریری ص۔ ۶۵۰ تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۲۲۲۔
کشف الظنون حاجی خلیفہ ج ۲ ص ۱۶۷۳۔

۱۵) احمد نام کنیت ابوبکر خطیب لقب اور سلسلہ نسب یوں ہے احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت ۷ ذوالحجہ ۴۶۳ ہجری میں وفات پائی وفیات الاعیان علامہ خلکان ج ۱ ص ۷۶ تذکرہ المحدثین ج ۲ ص ۶۸۵ کشف الظنون حاجی خلیفہ ج ۲ ص ۱۴۹۹۔

۱۶) معارف حدیث محمد جعفر شاہ پھلواری ص ۲۵ اصول حدیث فی معرفت مصطلحات علم الحدیث پروفیسر محمد ادریس کشف الظنون ج ۲ ص ۴۹۹ تذکرۃ المحدثین ج ۳ ص ۳۰۳/۳۰۴۔

۱۷) تذکرہ المحدثین ضیاء الدین اصلاحی ج ۲/ص ۱۴۰۔

۱۸) تاریخ حدیث ومحدثون مترجم غلام احمد ہریری ص ۶۵۱ فہرست لباب المعارف پشاور پروفیسر عبدالرحیم صاحب ص ۶۲۔ ۶۱ جبکہ ایک قلمی نسخہ مکتبہ سندھیہ میں اور دوسرا کتب خانہ اباصوفیہ میں ہے حوالہ تذکرۃ النوادر ص ۴۶ بکسرة الهمزة من لمع البرق واضاء كالمع وكان فيه اشارات كا للمعات المرادات شرح نخبة الفكر علی بن سلطان محمد القاری ص ۱۱۔

۱۹) ابوحفص عمر بن عبدالجید (م ۵۸۰ھ) معارف حدیث محمد جعفر شاہ ۱۲۵ ایضا شذرات الذہت ج ۴ ص ۲۷۲ المکتبہ التجاری بیروت لبنان۔

۲۰) کشف الظنون ج ۲ ص ۱۵۷۶۔

۲۱) تاریخ حدیث ومحدثون مترجم غلام احمد حریری ص ۶۵۱ تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۱۴۰۔

۲۲) حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی پروفیسر خلیق احمد نظامی ص ۴۲ مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی ۱۹۵۳۔

۲۳) رسالہ اصول حدیث (قلمی) حضرت شاہ محمد غوث مملوکہ) سید محمد امیر شاہ قادریؒ گیلانی شاہ محمد غوث اکیڈیمی پشاور۔

۲۴) ایضا ص ۱۲۔